روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ | اتوار ۱۷ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۱۹ وفا ۱۳۷۱ہش، ۱۹ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پھر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں۔ لیکن اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں۔ خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۱۵)

خصوصی درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب نے درج ذیل رپورٹ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کیلئے درد دل سے دعا جاری رکھیں

"آج سے قریباً دس بارہ دن قبل پیشاب کے معائنہ سے انفیکشن کا باعث جراثیم (WELLCODOX DOXYCYCLINE) کیپسول کو SENSITIVE تھا چنانچہ یہ دوائی حضرت شیخ صاحب ۶ دن متواتر صبح شام لیتے رہے۔ اس سے انفیکشن میں افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ اب ۲ دن بعد پیشاب کا وہی ٹیسٹ دہرایا جائے گا۔ اس ٹیسٹ کو URINE FOR CULTURE AND SENSITIVITY کہا جاتا ہے۔ اس کی آمدہ رپورٹ مناسب وقت پر حضور کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔

گو کہ پیشاب کی انفیکشن میں افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر کمزوری اور نقاہت حد درجہ بڑھی ہوئی ہے۔ بھوک بھی کم لگتی ہے اور کھانا بھی رغبت سے نہیں کھاتے۔ ہماری کوشش ہے کہ دن میں بار بار تھوڑا تھوڑا کر کے کھلاتے پلاتے رہیں اور اس کوشش میں ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہتے ہیں۔

حضرت امیر صاحب کا چلنا پھرنا مشکل ہے۔ اس کا مداوا ہم نے یہ سوچا ہے کہ انہیں چارپائی پر ہی بازوؤں کی ورزش کرائیں اور سہارت سے تھوڑا تھوڑا چلائیں۔

اندریں حالات حضور کی خدمت اقدس میں امیر صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

اصلاح

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی وفات پر خاکسار کی ایک نظم "بلانے والا ہے سب سے پیارا" کے عنوان سے ۱۴ اپریل ۱۹۹۲ء کے الفضل میں شائع ہوئی ہے اس کا نواں شعر یہ ہے:

مرے امام آج خونِ دل کی حکائتیں ہوں رقم تو کیسے
کہ جذبہ دل تو حرف و معنی کی سرحدوں سے گذر گیا ہے

احباب اس شعر کی اصلاح فرما کر اسے یوں لکھ لیں:

مرے امام آج خونِ دل کی حکائتیں ہوں رقم تو کیسے
کہ سیلِ غم میری قامتِ نطق و فن کے سر سے گذر گیا ہے

عبدالمنان ناہید

شکرِ نعمت کی توفیق خدا تعالیٰ ہی سے مانگیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اگر ہم میں سے ہر ایک چھوٹا بڑا خدا کی نعمتوں پر غور کرے اور عاجزانہ طور پر یہ عرض کرے کہ اے خدا! جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے۔ اس پر مجھے توفیق دے کہ میں تیرا سچا شکر ادا کروں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اگر کوئی ڈوبتے کو بچاتا ہے اور بعد میں اس شخص کا کوئی بچہ ڈوب رہا ہو یا اس کا کوئی پیارا مشکل میں ہو تو اس کو دیکھ کر وہ شخص جس کو بچایا گیا ہے۔ وہ آنکھیں پھیر کر چلا جائے تو یہ ناشکری ہوگی۔ یہ ظلم ہوگا اس کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ جب اس کو بچایا گیا تھا تو اس نے بچانے والے کو شکریہ کہہ دیا۔ پس اللہ کو تو ہم ... (اللہ پناہ دے) کسی شکل میں احسان کا بدلہ براہ راست نہیں دے سکتے۔ وہ تو ساری کائنات کا پیدا کرنے والا، ہر چیز کا مالک، وہ ہمیں زندگی عطا کرنے والا، ہمیں سب نعمتیں عطا کرنے والا، ہم اس کا شکریہ کس طرح ادا کریں۔ ایک ہی رستہ ہے کہ اس کے رستے پر خرچ کریں۔ ان بندوں پر احسان کریں جو خدا کے بندے ہوں اور ہمیں اس احسان کا موقع عطا کرے۔ پس اس دعا دکہ اے میرے رب ... مجھے توفیق عطا فرما۔ مجھے اس بات کی طاقت بخش (۔) کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں) نے ہمیں حکمت کی بہت کچھ باتیں سکھائیں۔ اب آپ دیکھ لیجئے۔ خدا کے بہت سے بندے تکلیف میں ہیں۔ کئی قسم کی مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ ہم یہاں ایک سکول دیکھنے گئے تھے جو ایک ڈچ نیک دل انسان نے قائم کیا تھا اور اب بڑھتے بڑھتے کافی ترقی کر گیا ہے۔ اس میں معذور بچے ہیں جن کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ جن کو اس قابل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ وہ زندگی میں ایک عزت والا مقام حاصل کر سکیں اور کسی کی محتاجی کے بغیر اپنا گزارہ کر سکیں۔ یہ بہت نیکی کا کام ہے جو احمدی ہے اس کے اوپر تو ہر دوسرے سے بڑھ کر یہ فرض ہے کہ وہ خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے ایسے لوگوں پر احسان کرے۔ جب ہم میں سے کسی کے ہاں کوئی معذور بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو ایسا شخص اگر بد قسمت ہو بعض دفعہ خدا پر باتیں بنانے لگ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ہی ظلم کرنا تھا اور ساری دنیا رستی بستی ہے۔ اس کو تو تکلیف نہیں پہنچی اور مجھے خدا نے چھین لیا۔ یہ اس کی جہالت ہے جو کچھ خدا نے دیا ہے اس میں سے تھوڑا سا نہ دینے پر اتنی تکلیف ہو، اتنا جزع فزع اور خدا پر اتنی باتیں بنانا اور یہ نہ دیکھنا کہ اس نے جو دیا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور مالک ہے اگر وہ وہ بھی واپس لے لے جو دے چکا ہے تو کسی کا کوئی بس نہیں۔ دوسرے ان باتوں پر غور کرنے سے اگر وہ سچے دل سے غور کرتا تو اس کو بہت

باقی صفحہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹۔ وفا ۱۳۷۱ ہش ۱۹۔ جولائی ۱۹۹۲ء

مثبت اور منفی اقدام

منفی اور مثبت بڑے اہم الفاظ ہیں۔ کچھ لوگ منفی تک ہی محصور رہتے ہیں۔ اور کچھ لوگ اس سے آگے بڑھ کر مثبت پر بھی ہاتھ ڈالتے ہیں۔ یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کا تسلسل ہیں۔ ایک نہ ہو تو دوسرے کا کوئی امکان نہیں اور ایک ہو تو دوسرا آموجود ہوتا ہے۔ ہم اپنے اعمال ہی کا اندازہ کریں اور غور سے سوچیں تو معلوم ہوگا کہ منفی اور مثبت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ بعض لوگ منفی باتوں کو ترک تو کر دیتے ہیں لیکن مثبت کی طرف نہیں بڑھتے۔ وہ سوچتے ہیں کہ ہم یہ بھی نہیں کر رہے اور وہ بھی نہیں کر رہے۔ اس سے زیادہ ہم سے کیا درکار ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض اوقات لوگ اپنے آپ کو اچھا ثابت کرنے کیلئے بڑے زور شور سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم کوئی چوری کرتے ہیں۔ ہم کوئی ڈاکہ ڈالتے ہیں آخر ہم میں کیا خرابی ہے۔ یہ ہیں وہ لوگ جو منفی کی حد تک محدود ہوتے ہیں۔ برائی نہیں کرتے تو سمجھتے ہیں بہت کچھ کرتے ہیں اور اسی بات کو قابل تعریف سمجھتے ہیں۔ اور بعض دوسرے لوگ نیکیوں کا نام لے کر کہتے ہیں ہم یہ بھی کرتے ہیں اور وہ بھی کرتے ہیں۔ یہ لوگ مثبت انداز میں سوچتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

”مَیں اس بات کو بار بار کہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی اپنی ترقی اور کمالِ روحانی کی یہی نہ انتہا سمجھ لے کہ مَیں نے ترکِ بدی کی ہے صرف ترکِ بدی نیکی کے کامل مفہوم اور منشاء کو اپنے اندر نہیں رکھتی۔ بار بار ایسا تصور کرنا کہ مَیں نے خون نہیں کیا خوبی کی بات نہیں کیونکہ خون کرنا ہر ایک شخص کا کام نہیں ہے۔“

اس میں تو کچھ شک نہیں کہ منفی باتیں نہ کرنا بھی ایک قسم کی خوبی ہے یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ انسان کو خوبی کی ایک حد تک لے جاتی ہے لیکن یہ حد کچھ بہت دُور تک نہیں جاتی۔ اور اگرچہ اس سے معاشرہ برائیوں سے پاک تو ہو جاتا ہے لیکن انسانی معاشرہ کی غرض صرف برائیوں سے پاک ہونا نہیں ہے۔ انسان ترقی کرنے کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ بلند سے بلند مقام پر کمند ڈالے اور آگے سے آگے ہی بڑھتا چلا جائے۔ اور ایسا کرنے کیلئے اسے مثبت اقدام کرنے کی ضرورت ہے اور یہی مثبت اقدام اس کی ترقی کے ضامن ہیں۔

پس ہم سب کا فرض ہے کہ جہاں بدی کو ترک کریں۔ منفی باتوں سے پرہیز کریں۔ وہاں نیکیاں بھی کریں۔ یعنی مثبت اقدام کی طرف بھی توجہ دیں اپنی ذات کیلئے۔ اپنے ماحول کیلئے۔ جو کچھ ہمدردانہ طور پر کر سکتے ہوں۔ اور زندگی کو ۔ اور اس دنیا کو ۔ پہلے سے بہتر بنائیں۔

چہرے چہرے میں فرق ہوتا ہے
تم کسے با اصول کہتے ہو
دُھول پڑ جائے تو وہ غازہ ہے
اور غازہ کو دُھول کہتے ہو

ابوالاقبال

جب سے تمہاری دِید کا ساماں نہیں رہا
کچھ اعتبارِ گردشِ دَوراں نہیں رہا

جس سے ترے خیال کو بہلا رہا تھا مَیں
دستِ جنوں میں اب وہ گریباں نہیں رہا

بَرق و شرر سے کون کرے عُمر بھر نباہ
رہنے کا اب یہ صحنِ گلستاں نہیں رہا

اس دل کی بے بسی کا ٹھکانا نہ پُوچھئے
جس دل کو اعتمادِ بہاراں نہیں رہا

کرتا رہا مَیں جس کے لئے مَوت سے گریز
پیماں شکن کو یاد وہ پیماں نہیں رہا

اچھا ہُوا کہ ٹوٹ گئے دل کے آسرے
کعبے میں کوئی دَیر کا ساماں نہیں رہا

اُن کا یہ اجتناب کوئی بے سبب نہیں
مُصلح بھی ان کی شان کے شایاں نہیں رہا

مُصلح الدین احمد راجیکی

اپنے آپ کی خبر لو اور اصلاح کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

(خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا) تمہارا کوئی حق نہیں کہ ہمارے کاموں پر نکتہ گیری کرو۔ کیونکہ تمہیں علم نہیں اور مجھے علم ہے اس کا ثبوت بھی لے لو۔ ہم آدم کو چند اسماء سکھا دیتے ہیں تم کو نہیں سکھاتے۔ دیکھیں کہ بغیر ہمارے بتانے اور سکھانے کے تم بھی وہ اسماء بتا سکو۔ فرشتوں نے عرض کیا بے شک ہمیں کوئی ذاتی علم نہیں، علم وہی ہے جو آپ کسی کو بخشیں۔ معلوم ہوتا ہے ملائکۃ اللہ جو ہیں ان کو اپنی جماعت کے بھی اسماء معلوم نہ تھے۔ جب گھر کے ممبروں کی خبر نہیں تو دُنیا کے کاموں میں دخل کیا دے سکیں گے۔

تم سب لوگ اپنے اندر مطالعہ کرو۔ میں تو عالم الغیب نہیں۔ تم سوچو کیا تم میں سے کسی نے جھوٹ بولا ہے یا نہیں کسی کو چکمہ دیا ہے یا نہیں۔ بدمعاملگی کی ہے یا نہیں۔ بدنظری کی ہے یا نہیں۔ پھر خدا تو علیم و حکیم ہے کیا وجہ ہے اس نے تو تم سے کہا کہ تم اپنی آنکھیں نیچی رکھا کرو۔ سچ بولنے والوں کی صحبت اختیار کرو۔ اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ تم آپس میں اپنے مال ناجائز طور پر مت کھاؤ۔ تم نے ان احکام کی کہاں تک تعمیل کی۔ جو دوسروں کو کہتے ہو

باقی صد کے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

غَلَبَتْ عَلٰی نَفْسِیْ مَحَبَّۃُ وَجْھِہٖ
حَتّٰی رَمَیْتُ النَّفْسَ بِالْاِلْغَاءِ

میرے نفس پر اس کی ذات کی محبت غالب ہوئی۔ یہاں تک کہ میں نے نفس کو بیکار کر کے نکال پھینکا۔

لَمَّا رَأَیْتُ النَّفْسَ سَدَّتْ مُھْجَتِیْ
اَلْقَیْتُھَا کَالْمَیْتِ فِی الْبَیْدَاءِ

اور جب میں نے دیکھا کہ نفس میری روح کی راہ میں روک ہے تو میں نے اسے اس طرح پھینک دیا جیسے کہ مردار بیابان میں (پڑا ہو)

اَللّٰہُ کَھْفُ الْاَرْضِ وَالْخَضْرَاءِ
رَبٌّ رَحِیْمٌ مَلْجَأُ الْاَشْیَاءِ

اللہ ہی پناہ ہے زمین اور آسمان کی۔ وہ رب رحیم ہے اور سب چیزوں کی جائے پناہ۔

بَرٌّ عَطُوْفٌ مَاْمَنُ الْغُرَمَاءِ
ذُوْ رَحْمَۃٍ وَّتَبَرُّعٍ وَّعَطَاءِ

وہ حسن سلوک کرنے والا مہربان۔ مصیبت زدوں کے لئے جائے امن ہے۔ وہ رحمت واحسان اور بخشش والا ہے۔

ان اشعار میں حسب معمول حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے اپنی محبت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اپنے آپ کی نفی کی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی محبت اس طرح غالب ہو گئی کہ میں نے اپنے آپ کو اپنے نفس کو بیکار کر کے نکال پھینکا۔ نفس کو بیکار کر کے نکال پھینکنا درحقیقت اپنی ذات کی نفی ہے کہ انسان اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے اپنے آپ اس وقت تک کوئی قدم نہ اٹھائے جب تک کہ وہ خدا تعالیٰ کی رہنمائی کو پیش نظر نہ رکھے۔ ہر بات جو وہ کہے اور ہر کام جو وہ کرے اس میں اس کی اپنی خواہشات اور حرص وہوس کا کوئی دخل نہیں ہونا چاہیئے۔

حضور فرماتے ہیں کہ یہ اس طرح ممکن ہو سکا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میرے دل پر اس طرح غالب آگئی کہ میں نے باقی سب خیالات کو ترک کر دیا۔ اپنی خواہشات کو بھی ترک کر دیا۔ اور صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ ہر قول اور ہر فعل میں یہ کوشش کی کہ خدا تعالیٰ ہی کے احکام کی پیروی کی جائے۔ جب میں نے یہ دیکھا کہ نفس میری روح کی راہ میں روک ہے۔ یعنی جب مجھے یہ محسوس ہوا کہ بعض اوقات میری اپنی خواہشات بھی میرے سامنے آجاتی ہیں۔ اور جو کچھ خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی میں کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں یوں لگتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح روک بن رہے ہیں۔ تو میں نے اپنے نفس کو مردار کی طرح اٹھا کر بیابان میں پھینک دیا۔ میں نے خود اپنے نفس کو کچلا اور اسے ایک مردہ کی حیثیت دے دی۔ اور چونکہ مردہ کو اپنے پاس نہیں رکھا جا سکتا اس لئے میں نے اسے بیابان میں جا کر پھینک دیا۔ یہ بات حضور کے لئے اطمینان کا باعث ہوئی کہ اب حضور کا نفس حضور کی روح کی راہ میں کسی طرح روک نہیں بن سکے گا۔ حضور فرماتے ہیں کہ ان تمام باتوں کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کی مدد کی ضرورت ہے۔ وہی زمین اور آسمان کی پناہ ہے۔ وہ خدا تعالیٰ پالنے والا بھی ہے اور رحم کرنے والا بھی ہے۔ درجہ بدرجہ انسان کو آگے بڑھاتا ہے نیکیوں میں انسان اسی طرح بڑھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی پرورش فرمائے۔ اور زمین اور آسمان کی پناہ کا مطلب یہ ہے کہ کون و مکان کی کوئی ایسی چیز نہیں جو اس کے احاطے سے پرے ہو وہی ان کے سروں پر ہاتھ رکھتا ہے اور سایہ کرتا ہے۔ اور انہیں پناہ دیتا ہے۔ ہر وہ چیز جو کسی مصیبت سے بچتی ہے خدا تعالیٰ ہی کے فضل کے نتیجہ میں وہ بچ سکتی ہے۔ چوتھے شعر میں حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بہت اچھا سلوک کرنے والا ہے۔ اور مہربان ہے۔ وہ مصیبت زدوں کے لئے امن کی جگہ ہے وہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور انسانوں پر احسان کرتا ہے۔ اور ان کی بخشش کرتا ہے۔ اگر انسان ان ساری صفات کو اپنے ذہن میں رکھے تو یقیناً اس کے لئے یہ بات آسان ہو جائے کہ وہ اپنے آپ کی نفی کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے اوپر غالب کر لے اور اس کے بعد ہر بات جو وہ کرے اس کے احکام کی پیروی میں ہو۔ اور اس سے بہتر سلوک کی امید رکھے۔ کیونکہ جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے۔ وہ نہایت مہربان ہے اور خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جو مصیبت میں پھنس جاتے ہیں۔ امن کی جگہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نہ چاہے تو مصیبت زدہ امن میں نہیں آ سکتا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ اس پر نظر مہربانی کرے۔ مہربانی سے دیکھے۔ تو اس کی مصیبت مصیبت نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات ہمیں اس کی طرف کھینچنے والی ہیں۔ ہمارے دل میں اس کی محبت پیدا کرنے والی ہیں اور ہمارے دل میں اس کے لئے شکر گذاری کے جذبات پیدا کرنے والی ہیں۔ خدا کرے کہ ہم حضور کے ان اشعار کے مطابق اپنی نفی کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے اوپر غالب کر لیں۔ اور اس سے اچھے سلوک کی امید رکھتے ہوئے ہمیشہ اس کی پناہ میں رہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہی نہیں تو پھر (جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتادے کہ میں قریب ہوں) کہنے کا کیا مطلب ہوا؟ کیونکہ انسان پوچھتا تو اس کے متعلق ہے جو اسے نظر آتا ہو۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ کبھی سوال مبہم بھی ہوتا ہے جیسے رات کو کوئی شخص سفر پر جا رہا ہو اور اسے خطرہ محسوس ہو تو وہ آواز دیتا ہے کہ کوئی ہے؟ اب اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ اسے کوئی انسان نظر آ رہا ہوتا ہے بلکہ وہ اس خیال سے آواز دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص وہاں ہو تو آئے اور اس کی مدد کرے اور جنگل میں تنہائی اور اندھیرے کی وجہ سے جو گھبراہٹ اس پر طاری ہے وہ دور ہو جائے۔ اسی طرح اس کا مطلب یہ ہے کہ جب دنیا میں انسان تنہائی محسوس کرے اور سمجھے کہ مجھے کسی کی مدد کی ضرورت ہے اور خدا تعالیٰ جو غیر مرئی ہے اس کے متعلق وہ کہے کہ اگر کوئی خدا ہے تو آئے اور میری مدد کرے تو خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ تم میرے اس بندے کو بتادو کہ میں موجود ہوں اور پھر زیادہ دور بھی نہیں بلکہ میں تمہارے قریب ہی ہوں۔ دنیا میں پاس رہنے والا شخص بھی اوقات مدد نہیں کرتا۔ بعض دفعہ تو وہ مدد کا ارادہ ہی نہیں کرتا اور کہتا ہے مرتا ہے تو مرے مجھے اس کی مدد کرنے کی کیا ضرورت ہے اور بعض اوقات وہ اپنے اندر زیادتی کرنے والے کے خلاف مدد کرنے کی طاقت نہیں پاتا۔ جیسے کوئی شیر گاؤں میں آجائے اور کسی پر حملہ آور ہو تو دوسرے لوگ بجائے اس کی مدد کرنے کے بھاگ جاتے ہیں لیکن یہاں ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر کوئی بندہ گھبرا کر آواز دے اور کہے کہ کوئی ہے؟ تو وہاں خدا موجود ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے بندے نے اگرچہ مبہم طور پر آواز دی ہے کہ شاید کوئی موجود ہو تو وہ بول پڑے لیکن میں اس کی مبہم پکار کو بھی اپنی طرف منسوب کر لیتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ وہ مجھے ہی بلا رہا ہے میں بھول جاتا ہوں کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے خیالی طور پر کہہ رہا ہے۔ میں اس وقت اگر مگر کو چھوڑ دیتا ہوں اور فوراً اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑتا ہوں۔ اس لئے اگر کوئی میرے متعلق سوال کرے تو اسے بتادو کہ میں قریب ہی ہوں دور نہیں۔ بے شک دنیا میں بعض دفعہ کوئی دوسرا شخص قریب بھی ہوتا ہے تو پھر بھی وہ مدد کرنے کا ارادہ نہیں کرتا یا اس کی مدد کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن میں تو یہ ارادہ کر کے بیٹھا ہوں کہ اس کی مدد کروں گا اور پھر میرے اندر اس کی مدد کرنے کی طاقت بھی ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ صرف (فرمانبرداروں) ہی کی دعائیں نہیں سنتا بلکہ خواہ کوئی ہندو ہو یا عیسائی۔ سکھ ہو یا آریہ اگر وہ خدا تعالیٰ کے حضور سچے دل سے گڑگڑائے اور اپنی حالت زار پیش کر کے اس کی مدد چاہے تو خدا تعالیٰ

باقی صہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات —— نون ۔ سین

امریکہ کا ویزا

امریکہ کا گرین کارڈ تو ہمارے تلمیحاتی مزاج میں بھی شامل ہو گیا ہے۔ لوگ اکثر اس کا ذکر کرتے ہیں۔ بعض اوقات سنجیدگی سے اور بعض اوقات مذاق کے ساتھ۔ شادیوں کے سلسلے میں بھی اس کی بڑی اہمیت قرار دی جاتی ہے ویسے بھی بہت سے لوگ امریکہ جانا چاہتے ہیں اور اس کی اصلی یا نقلی تیاری میں مصروف رہتے ہیں اور شائد اس طرح بعض غلط ویزے بھی بن جاتے ہوں۔ اب امریکہ کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ان کی قونصلیٹ جنرل نے مشین ریڈے بل غیر رہائشی ویزے جاری کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ ان ویزوں پر ایک ڈجیٹ فوٹو گراف ہو گی اور یہ اس شخص کی فوٹو گراف ہو گی جس کے لئے ویزا جاری کیا گیا ہے۔ امریکی قونصلیٹ نے گذشتہ روز کہا کہ ایم آر وی یعنی مشین ریڈے بل ویزا جو کراچی میں شروع کیا گیا ہے وہ اس سکیم کا حصہ ہے جسے ساری دنیا میں امریکہ اپنے دفاتر میں رائج کرنا چاہتا ہے تاکہ امریکہ کے ویزوں کے سسٹم کو غلط طور پر استعمال نہ کیا جا سکے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس سے پہلے ویزے جاری ہو چکے ہیں۔ ان کو اس وقت تک تجدید کی ضرورت نہیں جب تک کہ ان کا عرصہ ختم نہ ہو جائے۔ قونصلیٹ جنرل نے درخواست دہندگان کو یہ بات یاد دلائی ہے کہ ویزا کے لئے دو ایک ہی جیسے فوٹو گراف کی ہمیشہ ضرورت رہے گی جس پر سفید بیک گراؤنڈ میں چہرہ صاف نظر آنا چاہیئے اور جو ویزے کی درخواست سے چھ ماہ قبل لی گئی ہوں۔ اس تصویر کا سائز ۲×۲ انچ ہونا چاہیئے اور ایک پلائی پیپر پر لی جانی چاہیئے۔ یہ کاغذ چمکدار نہیں ہونا چاہیئے۔ قونصلیٹ جنرل نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اس طریق سے سکیورٹی کے جو فوائد حاصل ہوں گے اس سے امریکی ویزا کا اعتماد اور وقار خاصا بڑھ جائیگا۔ اگرچہ کسی قدر یہ کام مشکل تو ہو گا لیکن بہت کم مشکل پیش آئے گی۔ جب بھی کوئی نیا سسٹم جاری کیا جاتا ہے تو کسی حد تک مشکل کا سامنا تو کرنا پڑتا ہے لیکن ان مشکلات کو برداشت کئے بغیر نیا سسٹم جاری بھی نہیں کیا جا سکتا۔ قونصلیٹ جنرل نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ اگر کسی کے ویزے میں دیر ہوتی نظر آئے تو انہیں کسی قدر صبر و تحمل سے کام لینا چاہیئے امریکہ کی حکومت چاہتی ہے کہ ایم۔ آر۔ وی کو کراچی کے بعد اسلام آباد میں بھی جاری کیا جائے۔

راجیو گاندھی کا اعتراف

ایک روسی اخبار نے انکشاف کیا ہے کہ ہندوستان کے سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کو ان کی پارٹی کی مضبوطی کے لئے سوویت یونین سے فنڈز مہیا کئے جاتے تھے۔ روس کا ایک شام کا اخبار ازولیس شیا کہتا ہے کہ کے جی بی کے سربراہ شیری کوف CHERIKOV نے ایک خط میں جو کمیونسٹ پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کو لکھا گیا کہا ہے کہ مسٹر گاندھی نے اس مدد کے لئے جو ان کی پارٹی کی کی جاتی تھی۔ شکریہ ادا کیا ہے۔ یہ رقم راجیو گاندھی کے خاندان کے افراد کو تجارتی اغراض کے لئے دی جاتی تھی۔ جو یہ ایک فرم تھی جس سے سوویت یونین کی تجارتی تنظیم سے تعلقات تھے۔ خط میں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ کس سال یہ رقم ادا کی گئی تھی۔ اور اسی طرح مزید کوئی تفصیل بھی بیان نہیں کی۔ یعنی نہ ہندوستانی فرم کا نام بتایا گیا ہے نہ سوویت یونین تجارتی تنظیم کا۔ لیکن بہرحال خط میں یہ کہا گیا ہے کہ ایک خفیہ پیغام میں مسٹر گاندھی نے بتایا تھا کہ ان رقوم کا معتدبہ حصہ مسٹر گاندھی کی پارٹی کی مضبوطی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

سعودی سرمایہ کاری

سعودی عرب کو یہ پریشانی خطرناک حد تک لاحق ہے کہ سعودی سرمایہ کار جنہوں نے بیرونی ممالک میں سرمایہ لگایا ہوا ہے ان کے واپس بھیجے گئے فنڈز دوبارہ ملک سے باہر چلے جاتے ہیں اور یہ ان فرموں کے ذریعہ ہوتا ہے جو سٹاک مارکیٹ کا کام کرتی ہیں۔ یا بنکوں کے ذریعے یا منڈیوں کے ذرائع جس میں ڈو برطانیہ میں ہیں۔ تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ کتنا روپیہ باہر بھیجا گیا ہے لیکن یہ بات درست ہے کہ تین بلین ڈالر سعودی مارکیٹ میں موجود ہونا چاہیئے تھا۔ موجودہ حالات پریشان کن ہیں۔ وزیر مال نے ایک خط کے ذریعے کسی اخبار کو یہ اطلاع دی ہے۔ عام طور پر وزیر مال ایسے معاملات میں مداخلت نہیں کرتے لیکن اب انہیں اس لئے مداخلت کرنا پڑی کہ سعودی عرب کی ایک بہت اونچی کمپنی میں شیئر ہولڈر کے سلسلے میں بحث چل پڑی۔ لندن کے ایک اخبار نے بعض کمپنیوں کو اس بات کا ملزم ٹھہرایا کہ وہ سعودی عرب کے ملکی مالی حالات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اور روپیہ باہر بھیجنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر ایک کمپنی ساوونا SAVONA کا ذکر کیا جو خوردنی تیل فراہم کرتی ہے۔ اس نے ایک سو ملین ڈالر گذشتہ چھ ماہ میں سعودی منڈی میں لگائے۔ اس کمپنی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مصر میں ایک کمپنی بنائے گی۔

کینسر — نئی دوا

بتایا گیا ہے کہ یورپ کے ایک درخت YEW کی ٹہنیوں سے تیار کی گئی دوائی ڈرامائی طور پر کینسر کے مریضوں کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے اس سے کینسر کی گلٹیاں جلد جلد سکڑنے لگتی ہیں۔ وہ ہسپتالوں میں جہاں تحقیقات کی جا رہی ہے۔ مریضوں پر تجربہ کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ نتائج اتنے امید افزا ہیں کہ ڈاکٹر اس دوائی کی خوراک کے سلسلے میں دوسرے مرحلے میں پہنچ گئے ہیں یعنی اب وہ اس دوائی کو سرکاری طور پر منظور کروانے کے قریب تر آ گئے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کینسر کے خلاف کام آنے والی یہ سب سے بہتر دوائی ثابت ہوئی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دوا زیادہ تر عورتوں کے پستان کے کینسر کے لئے مفید ثابت ہو رہی ہے۔ اسی طرح مریضوں کے مثانے میں بھی اس نے اچھا خاصا مفید اثر ظاہر کیا ہے حالانکہ کہا جاتا ہے کہ یہ عام طور پر قابل علاج نہیں ہوتا۔ گیارہ ایسی عورتوں پر تجربہ کیا گیا جنہیں پستان کا کینسر تھا۔ ان میں سے نو کو خاصا فائدہ ہوا ہے۔ گلٹی بھی کم ہوئی اور درد کی شدت میں بھی کمی واقع ہوئی۔ ۴۵ افراد ایسے ہیں جنہوں نے ہر قسم کے علاج کروا لئے تھے اور کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔ دو سال تک یہ دوائی دی جاتی رہی ہے۔ ان میں سے ½ تعداد جانبر نہ ہو سکی۔ لیکن کہا جا سکتا ہے کہ سب سے سب اس عرصے سے زیادہ عرصے تک زندہ رہے۔ جسکے متعلق خیال کیا جاتا تھا کہ وہ زندہ رہیں گے۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ جنہوں نے دوائی کھانا چھوڑ دی ہے اور بالکل ٹھیک ٹھاک زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ایران اور افغانستان

تہران ٹائمز نے متنبہ کیا ہے کہ افغانستان میں مختلف دھڑوں کی آپس میں لڑائی ایران پر بہت برا اثر ڈال سکتی ہے۔ تہران ٹائمز وزارت خارجہ کے بہت قریب ہے اس نے کہا کہ عبوری صدر برہان الدین ربانی کو متعدد مشکلات درپیش ہیں۔ ان کی کوشش ہے کہ وہ مختلف مجاہدین کے دھڑوں سے اسلحہ واپس لے لیں اور انہیں کابل سے نکال دیں۔ یہ ایک خاصا خطرناک اقدام ہے۔ اخبار نے کہا ہے کہ افغانستان کے حالات اور ایران کا قومی تحفظ اس طرح جڑے ہوئے ہیں کہ ایک کی مشکل دوسرے کی مشکل بن سکتی ہے۔ اگر افغانستان دیر تک غیر مستحکم رہے تو ایران کی قومی سیکورٹی کو بھی خطرہ پیدا ہو گا۔ البتہ اخبار نے یہ بھی کہا کہ ایران کو افغانستان میں بلاواسطہ اپنے آپ کو ملوث نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ وہاں کے حالات اتنے خراب ہیں کہ گویا وہ ایک دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور اگر ایران اپنے آپ کو افغانستان کے حالات میں ملوث کر کے اپنے آپ کو مشکل میں ڈال لیتا ہے تو ایران کے دشمنوں کو اس سے زیادہ خوش کرنے والی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔

گذشتہ روز جب کابل پر شیل گرائے گئے تھے تو کہا جا سکتا ہے کہ ایک سو افراد جاں بحق ہو گئے تھے۔ تمام مجاہدین کے دھڑے جن کے پاس اسلحہ ہے انہیں کابل سے باہر بیرکس میں محدود کیا جا رہا ہے تاکہ کابل کی سڑکیں اور گذرگاہیں ایسے لوگوں سے پاک کی جا سکیں اور عام شہری وہاں امن و امان محسوس کریں۔

عراق کی فصلیں

عراق کے وزیر خارجہ نے دوسری دفعہ اقوام متحدہ کو یہ شکایت پیش کی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے ہوائی جہاز عراق کی فصلوں پر آگ برسا رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ہزاروں ٹن خوراک ضائع ہو گئی ہے لیکن امریکہ اور برطانیہ نے اقوام متحدہ کو بتایا ہے کہ عراق کا یہ الزام درست نہیں۔ اگرچہ عراق نے سیکورٹی کونسل سے بھی کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں امریکہ اور برطانیہ کی باتوں کی مذمت کرے اور ان دو ملکوں سے بھی کہا ہے کہ وہ ایسی حرکات سے باز آ جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد سمیع طاہر

تربیت اولاد اور دعا

انسانی تمدنی زندگی میں اپنی فطری ضرورتوں اور خواہشات کی تکمیل کے لئے خاندان کی تشکیل کرتا ہے۔ دو افراد یعنی ایک مرد اور عورت کی شادی سے خاندان کی ابتدا ہوتی ہے اور بچے کی پیدائش سے اس کو استحکام حاصل ہوتا ہے۔ بچے کی پیدائش نہ ہونے کی صورت میں اکثر خاندان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔

شادی شدہ افراد کو بچے کی خواہش ایک فطری امر ہے لیکن جب اس خواہش کی تکمیل ہو جاتی ہے تو پھر اس کی تربیت سے غفلت برتی جاتی ہے۔ اس طرح نہ صرف بچے بگڑ جاتے ہیں بلکہ والدین بھی خدائی امتحان میں ناکام ہو کر اخروی زندگی میں جہنم کے سزاوار ٹھہرتے ہیں۔

اولاد کی تربیت کی ذمہ داری والدین پر عاید ہوتی ہے۔

والدین کا فرض ہے کہ بچوں کی نگرانی کریں اور اس فرض منصبی سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہ ہوں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ اولاد کی خواہش اور تربیت سے غفلت برتنے کے بارے میں ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲ پر فرماتے ہیں۔

"اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں"

پس احمدی والدین کو اللہ تعالیٰ اور بانی جماعت کے فرمودات کے مطابق اپنے بچوں کی تربیت کی فکر کرنی چاہیئے کیونکہ جماعت احمدیہ ایک خالص دینی جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشاء ہے کہ ہر فرد جماعت داعی الی اللہ بن جائے اور اس کی زندگی کا ہر لمحہ دعوت الی اللہ میں گذرے۔ یہی انسانی زندگی کا مقصد اولین بھی ہے۔

عہد حاضر میں جب دنیا فسق و فجور میں مبتلا ہے اور انسان مادی فوائد کے حصول کے لئے دیوانہ وار بھاگ رہا ہے ان حالات میں اولاد کی تربیت ایک مشکل مسئلہ بن چکا ہے۔ ماحول اتنا خراب ہے کہ بچوں کو اس کے بد اثرات سے بچانا بظاہر مشکل نظر آتا ہے۔ ان حالات میں ہمارے پاس پہلا کارگر ہتھیار دعا ہے ہماری ہر کوشش کا پہلا زینہ دعا ہے۔

ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالک رضی بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اپنی اولاد کی عزت کیا کرو اور اس کے اخلاق و کردار کو بھی بہترین بناؤ" ایک اور حدیث میں حضور کا ارشاد ہے:

"تین دعائیں خدا کے فضل سے ضرور قبول ہوتی ہیں۔ اول مظلوم شخص کی دعا جو دوسروں کے ظلموں سے تنگ آکر خدا کو پکارتا ہے۔ دوسرے مسافر کی دعا جو سفر کی پریشانیوں اور سفر کی کوفتوں میں گھرے ہوئے خدا کے حضور کرتا ہے تیسرے ماں باپ کی دعا جو وہ اپنے بچوں کی بہتری کے لئے تڑپ تڑپ کر کرتے ہیں"

ایک اور حدیث ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جب بندہ مر جاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین اعمال کے ایک صدقہ جاریہ۔ دوسرا ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔ تیسرا نیک بچہ جو ماں باپ کے لئے دعا کرتا ہے۔"

پس والدین کو اولاد کے لئے اور اولاد کو والدین کے لئے دعائیں کرنے کا ارشاد ہے۔

یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ والدین تربیت کرتے ہوئے بہت سخت رویہ اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسے میں وہ نہ صرف بدنی سزا دیتے ہیں بلکہ بلا سوچے سمجھے غلط سلط الفاظ بھی ادا کر جاتے ہیں۔ ایسے والدین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ تربیت ایک ارتقائی عمل ہے۔ ایک ہی دن میں آپ کسی بگڑے ہوئے بچے کو راہ راست پر نہیں لا سکتے۔

حضرت بانی جماعت ملفوظات جلد دوم کے صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں۔

"ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔

ملفوظات جلد دوم کے صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں۔

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا دینے والا کوسوں تجاوز کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچے کو سزا یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغضوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعائیں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبولیت بخشا گیا ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ اپنی اولاد کے لئے یوں دعا فرماتے ہیں۔

میرے مولیٰ میری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
نجات ان کو عطا کر گندگی سے
برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا بد زندگی سے

پس تربیت اولاد کی فکر کرنی چاہیئے اور اس سلسلہ میں سب سے اہم گر دعا کا گر ہے جو ہمیں دیا گیا ہے۔ ہمیں اس سے کام لے کر اپنی نسلوں کی تربیت کے کام کا آغاز کر دینا چاہیئے۔ خدا ہماری کوششوں میں برکت ڈالے۔

ایک چھوٹی سی بات

ہمارے ایک دوست ہیں نصیر احمد۔ انہوں نے ایک دن بتایا کہ ان کا ایک بیٹا جو سکول میں پڑھتا ہے اس کی نزدیک کی نظر کمزور ہے اور اس لئے وہ عینک لگاتا ہے۔ ایک دن سکول میں کسی بچے نے ہاتھ یوں گھمایا کہ اس کی عینک پر لگا اور عینک زمین پر آگری اور ٹوٹ گئی۔ ہمارا بچہ روتا روتا گھر آیا۔ گھبرایا ہوا تھا اور عینک کے متعلق ساری کہانی بتانی چاہتا تھا کہ ہم نے اسے جلدی سے گلے سے لگا لیا اور کہا کہ بیٹا کوئی بات نہیں۔ عینک ٹوٹی ہے تو اور لے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں توفیق دے گا کہ ہم اپنے بیٹے کو ایک اور عینک لے دیں اور پھر نصیر صاحب کہنے لگے ہو سکتا ہے۔ میں ایسا نہ کرتا لیکن میں نے ایسا کیا اس لئے کہ میرے ایک دوست نے مجھے بتایا تھا کہ اسی طرح اس کے بچے کی عینک ٹوٹ گئی اور جب وہ روتا ہوا اور گھبرایا ہوا گھر آیا تو انہوں نے بغیر کوئی بات پوچھے اسے ایک تھپیڑ رسید کر دیا اور پھر کہنے لگے کہ عینک تو میں نے ایک اور خرید دی لیکن اب میرا بچہ میرے قریب نہیں آتا۔ یوں لگتا ہے کہ اسے نہ صرف مجھ سے محبت نہیں ہے بلکہ اس کے دل میں نفرت کے جذبات پل رہے ہیں۔

نصیر صاحب کہنے لگے اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اپنے بیٹے کو گلے سے لگا لیا تھا اور پیار کیا تھا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب وہ میرے بہت قریب رہتا ہے اور ذرا سی پیار کی بات ہو تو مجھ سے لپٹ جاتا ہے۔ یہ میرے لئے کتنی بڑی خوشی کی بات ہے اور یہ حاصل ہوئی مجھے ایک چھوٹی سی بات سے۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

اس کی دعا کو سنتا اور اسے قبول کرتا ہے بے شک وہ ایک سچے (فرماں بردار) کی دعائیں دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ قبول کرتا ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ اس نے اپنی رحمت کا دروازہ دنیا کی باقی قوموں اور افراد کے لئے بند کر رکھا ہے بلکہ ہر شخص جو اس کے دروازہ پر جاتا ہے اور اس کے حضور گڑگڑاتا ہے خدا تعالیٰ اس پر رحم کرتا اور اس کی حاجات کو پورا فرماتا ہے۔ وہ واضح الفاظ میں فرماتا ہے کہ جب کوئی پکارنے والا اپنی مدد کے لئے مجھے آواز دیتا ہے تو میں اس کی پکار کا ضرور جواب دیتا ہوں اور اسے اپنی بارگاہ سے کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

امۃ الباری ناصر

محترمہ سیدہ صدیقہ صاحبہ / محترم محمد شمس الدین صاحب بھاگلپوری

خاکسار کے خسر محترم محمد شمس الدین صاحب بھاگلپوری خاکسار کی شادی سے پندرہ سال قبل ۱۹۴۸ء میں وفات پا گئے تھے ان سے عقیدت و احترام کا باعث اولاً میرے پیارے ابا جان کا کمال عزت سے ان کا ذکر تھا ثانیاً حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کا ایک مکتوب تھا۔ میں نے خیریت سے کراچی پہنچنے کی اطلاع انہیں دی تو جواب میں ۲۵ مارچ ۱۹۶۴ء کا تحریر کردہ پیارا مکتوب ملا جس میں آپ نے تحریر فرمایا تھا۔

"تمہاری سسرال سے ہمارے گھر کا گہرا تعلق ہے اب دوری کی وجہ سے یہ لوگ کم ملتے ہیں لیکن میرے دل میں ان سب کی بے حد قدر ہے اور میں ان سب کے لئے ہی دعا کرتی رہتی ہوں۔ تمہارے خسر میرے ابا جان کے پاس ہی ہوتے تھے۔ بڑے مخلص تھے ابا جان کو ان پر بڑا اعتبار تھا ہم اس وقت لڑکیاں تھیں اور ابا جان لڑکیوں کی تربیت کے بارے میں بڑے سخت تھے لیکن کہیں جانا ہوتا تو ہم بہنوں کو شمس الدین صاحب کے ساتھ بھجوا دیتے تھے اور وہ بھی بڑا خیال رکھتے ذرا کہیں راستے میں بے احتیاطی ہوئی نقاب وغیرہ اٹھائی تو فوراً ٹوکتے! ٹھیک سے پردہ کرو"

گھر میں ان کو ابا اور میری ساس اماں محترمہ سیدہ صدیقہ بیگم صاحبہ کو "اماں" کہا جاتا ہے اسی لئے میں نے بھی ابا اور اماں ہی کہا۔ اماں سے اکثر ماضی کے حالات پوچھتی چہرے پر سال خوردگی کی تحریر، آنکھوں میں یاد ماضی کی جھلکیاں، یادوں کے ساتھ جذبات کا اتار چڑھاؤ کبھی چل دینا کبھی رک جانا۔ کہیں دبی دبی سی مسکراہٹ تو کہیں آہوں کا دھواں، اس پر مخصوص بہاری زبان اور منفرد جاندار لہجہ سب مل کر ایک ایسی تصویر بناتے جسے کاغذ پر منتقل کرنا ممکن نہیں ان سے سنے ہوئے واقعات میں سے بعض ایمان افروز پہلو نذر قارئین کرتی ہوں۔ میرے سسر نے پیر ذبیر سید عبد الماجد بھاگلپوری کے ذریعہ احمدیت قبول کی بڑی سخت مخالفت ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے استقامت عطا کی۔

میری ساس اماں کے دو بھائی بھی تھے۔ ایک انیس تھے جو پولیس افسر تھے دوسرے جلیس تھے جو دینی مدرسہ میں پڑھاتے تھے بڑی مخالفت کرتے تھے۔ شہر بھر میں تو بیر تھا ہی یہاں تک کہ وہاں رہنا دوبھر ہو گیا۔

میرے سسر ابا کے والد کا بہت بڑا مکان تھا بڑی زمینیں جائدادیں تھیں آمدنی بھی بے حد و حساب تھی گھر کی خواتین چھاج میں روپیہ پھٹکتی تھیں اور کوٹھی میں ڈال دیتی تھیں جو گر گیا وہ غریب غرباء چن لیتے تھے۔ بازار سے صرف نمک آتا تھا۔ باقی سب گھر کی زمینوں کا ہوتا۔ مگر وہاں رہنا نصیب میں نہیں تھا بڑے بھائی پہلے نقل مکانی کر گئے۔ ان سے مشورہ کیا کہ کیا کیا جائے جواب آیا کہ جب سب کچھ قربان کر دیا تو گھر وطن کیا حیثیت رکھتے ہیں قادیان چلے آؤ۔ ابا نے ڈھول بجوا کر اعلان کروایا کہ کسی کو مکان خریدنا ہو تو خرید لے۔ اس کے جواب میں مخالفین نے بھی ڈھول بجوا دیا کہ کوئی نہ خریدے۔ مکان نہ بکا تو بھرا گھر چھوڑ کر قادیان کا ارادہ کیا یہ ۱۹۲۰ء کا واقعہ تھا ایک رات بیل گاڑی پر کچھ سامان اور بیوی بچوں کو لے کر نکلے ساتھ میں والدہ اور والدہ کی بڑی بہن بھی تھیں جو بڑھیا اماں اور دادی کہلاتی تھیں۔ اگرچہ بڑی خاموشی سے گھر سے نکلے تھے مگر کسی نے اماں کے والد صاحب کو خبر کر دی۔ انہوں نے اپنے دونوں بیٹوں انیس اور جلیس کے ساتھ پیچھا کیا اور راستے میں آن لیا۔ اور اصرار کیا کہ "صدیقہ" نہیں جائیں گی۔ ابا نے کہا ٹھیک ہے میں زبردستی نہیں کرتا یہ واپسی پر آمادہ ہے تو لے جاؤ" اس وقت تین بچے تھے محمود احمد نور احمد اور زینب تینوں اماں کو لپٹ گئے مگر وہ بضد تھے کہ بیل گاڑی سے اترو اماں نے للکار کر کہا "ہم اپنی مرضی سے جاتے ہیں ہماری شادی ہوئی ہے ہمارے بچے ہیں تم ہمیں نہیں روک سکتے۔ ہر حالت میں اس کا ساتھ دیں گے درخت کے نیچے بھی رکھے گا تو رہ لیں گے۔

مجبوراً وہ واپس چلے گئے۔ سفر جاری ہوا۔ ریل گاڑی کے ٹکٹ پانچ روپے میں آئے تین دن میں قادیان پہنچے۔ اماں صرف ایک دفعہ واپس جا سکیں پھر ایسی قادیان کی ہو رہیں کہ وطن بہن بھائی ماں باپ سب یاد ہی نہ آئے۔ قادیان میں حضرت بانیؑ سلسلہ کے خاندان نے بڑی دلداری کی۔ حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بڑھیا اماں سے ٹھیٹھ بہاری لہجے میں گفتگو کر کے بہت خوش ہوتیں اور ان سے وہاں کے لوگ گیت سن کر محظوظ ہوتیں حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کی شادی ہوئی تو دعوت ولیمہ میں سارے خاندان کو مدعو کیا گیا جو اس خاندان کے لئے بہت بڑا یادگار واقعہ تھا۔ میرے سسر ابا فوج میں ملازم تھے ۱۹۱۴ء میں جنگ لڑی تھی قادیان آئے تو فکر معاش ہوئی مرزا گل محمد صاحب کے مشورے سے قادیان اور بٹالے کے درمیان لاریاں چلانے لگے۔ جب لاریاں ختم ہو گئیں تو گاڑیوں کی مرمت کا کام بھی کیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب، حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ کام کیا۔

قادیان میں اللہ تعالیٰ نے تین بچے کلثوم، بشریٰ اور ناصر احمد دیئے ان کا معمول تھا کہ رات تہجد میں بچوں کے لئے لمبی لمبی دعائیں کرتے حضرت بانی سلسلہ کی دعائیہ نظمیں پڑھتے۔ بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کا بے حد شوق تھا۔ لڑکیوں کو دینیات کلاسز میں پڑھایا۔

آپا کلثوم صاحبہ نے سنایا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایک دفعہ ڈلہوزی تشریف لے گئے ابا ساتھ تھے۔ رات نیند نہ آئی تو باہر ٹہلنے لگے موسم بڑا خوشگوار تھا ٹہل رہے تھے اور خود ہی سوال کر کے خود ہی جواب دے رہے تھے مخالفت میں دلیل، پھر موافقت میں دلیل، آواز اونچی تھی حضرت صاحب نے سن لیا۔ فرمایا یہ کون صاحب ہیں پتہ چلا کہ محمد شمس الدین صاحب ہیں۔

ابا کا دعا پر بڑا اعتقاد تھا ہر مشکل میں لگن سے دعا کرتے اور صدقہ دیتے مشکل کشائی اور رد بلا کے لئے ان کے پاس ایک اور نسخہ بھی تھا۔ ابا بتاتے کہ جب کوئی مشکل ہوتی ہے میں باہر نکل جاتا ہوں اور کسی کو پکڑ کر دعوت الی اللہ دینے لگتا ہوں میری مشکل اللہ تعالیٰ خود دور فرما دیتا ہے۔

ایک واقعہ تو بڑا ہی دلچسپ ہے ایک دفعہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کسی امر کے متعلق راز داری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ کچھ دن گھر سے غیر حاضر رہے تھے ابا کو ڈر تھا کہ گھر گیا اور بیوی بچوں نے پوچھا تو کوئی بات منہ سے نہ نکل جائے جھوٹ سے سخت نفرت تھی ایک ترکیب سوجھی سارا منہ سر پٹیوں سے اچھی طرح جکڑوا لیا۔ جیسے کوئی چوٹ لگی ہو۔ گھر میں سب سے مل آئے اور راز داری بھی رہی۔

تقسیم برصغیر کے موقعہ پر اہم ذمہ داریاں ادا کیں تقسیم کے بعد کراچی منتقل ہوئے تو بے سروسامانی ناواقفیت اور کئی قسم کے مسائل تھے جن میں ایک مسئلہ ناصر احمد کی تعلیم بھی تھا احمدیوں کے سنٹر میں نماز پڑھی خوب دعا کی کہ اجنبی شہر ہے ہاتھ پلے کچھ نہیں لڑکے کی تعلیم کا کیا انتظام کروں سلام پھیرا تو سب سے پہلے ملنے والے شخص محکمہ تعلیم کے ملازم تھے اس محسن نے نہ صرف داخلہ کروایا بلکہ فیس بھی معاف کروا دی۔ اس طرح مولا کریم نے دست غیب سے مدد کی۔

۱۹۴۹ء میں اپنے خالق حقیقی کے حضور پیش ہوئے خدا تعالیٰ ان کے مدارج بلند فرماتا چلا جائے۔ خدمت دین کرنے والی نیک اولاد ان کی یادگار ہے۔ لیفٹیننٹ قریشی محمود احمد صاحب المعروف بجلی والے، فوٹو گرافر بہت خوش اخلاق ملنسار اور ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ فوج سے ریٹائر ہوئے تو تمغۂ خدمت عطا کیا گیا۔

قریشی نور احمد صاحب نے دینی تعلیم حاصل کی اور مختلف عہدوں پر جماعتی خدمت میں معروف ہیں۔ اپنے رنگ میں دعوت الی اللہ کرتے ہیں قریشی ناصر احمد صاحب نے خدا کے فضل و کرم سے اعلیٰ تعلیم پائی ہے اور اعلیٰ عہدوں پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپا کلثوم صاحبہ لجنہ کراچی کی ۱۹۴۸ء سے خدمت گزار ہیں۔ اور آپا بشریٰ صاحبہ (وفات یافتہ) بھی طویل عرصے تک لجنہ کی سرگرم رکن اور عہدے دار رہیں۔ اللہ کا کرم ہے کہ سب کے بچے احمدیت کے رنگ میں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: محترمہ فائزہ محمود اختر صاحبہ اہلیہ بلند اختر صاحب محمود امریکہ میں ٹریفک کے ایک حادثہ میں وہ خود اور ان کا بیٹا رضوان عمر محمود بعمر چار سال زخمی ہو گئے ہیں۔ ان کے بیٹے کی قوت گویائی صحیح طور پر ابھی تک بحال نہیں ہوئی۔

○ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد رشید صاحب قریشی ابن مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی تقریباً ایک سال سے فالج کے مریض ہیں۔

○ والدہ صاحبہ مکرم شیخ مامون احمد صاحب لاہور میں بیمار ہیں۔ فالج کی وجہ سے داہنے حصے پر اثر ہے۔ اور بے ہوشی ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم غلام فرید خان صاحب بہند مختصر علالت کے بعد مورخہ ۴ جولائی ۹۲ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انکی عمر تقریباً ۵۵ برس تھی احباب انکی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

پتہ درکار ہے: مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب وصیت نمبر ۱۱۴۳۴ ساکن مرید کے ضلع شیخوپورہ نے ۱۹۴۸ء میں وصیت کی تھی۔ وصیت کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا کسی کو موصیہ کے ایڈریس کے متعلق علم ہو تو دفتر نظارت بہشتی مقبرہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تلاش گمشدہ: خاکسارہ کا بیٹا محمد عبداللہ عمر تقریباً ۳۸ سال رنگ گندمی۔ قد درمیانہ جسکا دماغی توازن درست نہیں ہے۔ مورخہ ۲ جولائی سے لاپتہ ہے۔ بعدہٗ چنیوٹ میں بھی دیکھا گیا ہے۔ عزیز ٹی آئی کالج ربوہ میں ملازم ہے اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اگر کسی دوست کو پتہ لگے تو مکرم وزیر محمد صاحب نیشنل بنک ربوہ سے رابطہ قائم فرمائیں نیز عاجزانہ درخواست دعا بھی ہے۔

(سیدہ محمد۔ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ)

ضرورت ہے

نصرت جہاں اکیڈمی کے لئے ایک اردو ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم بی اے، بی ایڈ یا ایم اے اردو ہونی چاہیئے۔

براہ کرم اپنی درخواستیں مورخہ ۳۱ جولائی تک ناصر فاؤنڈیشن میں اپنے مکمل کوائف کے ساتھ بھجوائیں۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ)

اسامیاں خالی ہیں

"فضل عمر ہسپتال میں کوالیفائیڈ سٹاف نرسز/میل نرسز کی سات آسامیاں خالی ہیں۔ خواہشمند خواتین و حضرات جو اس شعبہ میں کوالیفائیڈ ہوں اپنی درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس (Attested) صدر صاحب جماعت یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ ۲۰ جولائی ۱۹۹۲ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال پہنچا دیں۔ انٹرویو مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۲ء کو بوقت ایک بجے دوپہر ہوگا"۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۹۴ میں علی حسن آفتاب ولد چوہدری شبیر حسین قوم آرائیں پیشہ پنشنر عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1A-1006/5 محلہ جوہر آباد راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۸-۱۹۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر 1A-1006A برقبہ ۴ مرلہ مالیتی ۵۰،۰۰۰/- روپے (۲) زرعی زمین برقبہ ۸ کنال واقع علی پور ضلع مظفرگڑھ مالیتی ۷۰،۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے ۲،۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
العبد۔ علی حسن آفتاب 1A-1006A محلہ جوہر آباد بالمقابل جنرل ہسپتال مری روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ لطیف احمد سنوری برادر موصی گواہ شد نمبر ۲۔ محمد احمد سنوری مسل نمبر ۲۸۴۹۳ برادر موصی۔

مسل نمبر ۲۸۴۹۵ میں منیرہ بیگم زوجہ علی حسن آفتاب صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیت الکریم محلہ جوہر آباد راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی دس تولہ مالیتی ۳۵،۰۰۰/- روپے (۲) سنگر مشین مالیتی ۵۰۰/- روپے۔ (۳) حق مہر ۲۵۰۰/- روپے (۴) پلاٹ ۱۰ مرلہ واقع طاہر آباد مالیتی ۱۵،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ منیرہ بیگم زوجہ علی حسن آفتاب مکان نمبر 1006A/1A جوہر آباد راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ لطیف احمد سنوری محلہ جوہر آباد راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد احمد مسل نمبر ۲۸۴۹۳۔

بقیہ: صفحہ ۲ سے آگے

تُو کارِ زمینی کسے نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

اپنی حالت کو مطالعہ کرو۔ پچھلی حالت پر غور کر کے دیکھو۔ جہاں پر اعتراض کرتے ہو پہلے اپنے آپ کی خبر لو اور اصلاح کرو۔ میں تم سب کو (تم سب پر سلامتی ہو) کہتا ہوں۔ عید کی نماز کے بعد میری ایسی حالت ہو گئی کہ اب تک (بیت الذکر) میں نماز کے لئے نہیں آسکا۔ اب بھی جانتا ہوں کہ میری کیا حالت ہے۔ اپنے نفسوں کی اصلاح کرو۔ اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ ہونے سے بچاؤ۔ دوسرے کو جب کہو پہلے خود سیدھے ہو لو"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء)

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

بڑی حکمت سمجھ آجاتی۔ اللہ تعالیٰ جن کو دیتا ہے ان کی آزمائش بھی کرتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ جن کو میں نے عطا کیا ہے وہ میرے شکریے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نہیں"۔

(خطبہ فرمودہ ۳۱ مئی ۱۹۹۱ء)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

رنگین ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر آن اپنے فضلوں کا سایہ رکھے۔

میری ساس اماں بہت سادہ اور نیک دل خاتون تھیں غیبت چغلی سے پرہیز کرتیں۔ اجلاسوں میں اہتمام سے حاضر ہوتیں۔ گھر میں پیار محبت کی فضا قائم رکھی ۱۹۶۷ء میں فوت ہو گئیں۔ موصیہ تھیں ربوہ میں مدفون ہیں۔

خاکسار قارئین کرام سے گذارش کرتی ہے کہ ان بزرگوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جن کی قربانیوں اور دعاؤں کے طفیل بفضل خدا ہم شجر احمدیت سے وابستہ ہیں۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ امریکہ میں پاکستانی مشن کے ڈپٹی چیف نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس کی طرف سے فاضل فوجی پرزے اور دیگر سازوسامان نہ ملا تو پاکستان اپنے ایٹمی پروگرام کو وسیع کرنے پر مجبور ہوگا۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ میں انہوں نے لکھا ہے کہ فاضل پرزے روکنے سے پاک فوج کی کارکردگی متاثر ہوگی۔ انہوں نے کہا ہے کہ پابندیاں صرف پاکستان پر لگائی جارہی ہیں۔ بھارت پر نہیں لگائی جارہیں

○ سندھ میں فوج کو مزید اختیارات دینے کے بارے میں آرڈی ننس چند روز میں جاری کردیا جائے گا۔ آپریشن کرنے والے کمانڈوز نے شکایت کی ہے کہ مقامی انتظامیہ اور پولیس ڈاکوؤں سے ملی ہوئی ہے۔ اس ضمن میں وزیراعلیٰ سید مظفر شاہ کو اعتماد میں لے لیا گیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ استعفوں کے سلسلے میں ہم حکومت کو سرپرائز دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ساری اپوزیشن کے استعفوں کی بات کر رہی ہے۔ اگر اکیلی میں بھی مستعفی ہوجاؤں تو اس اسمبلی کا جواز ختم ہو کر رہ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ صدر اسمبلی کو توڑ کر قائد حزب اختلاف کو وزیراعظم بنانے کی مثال دوہرائیں۔ تاہم یہ میرا کام ہے کہ میں اس پیشکش کو تسلیم کرتی ہوں یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی توڑ کر غیر جانبدار شخص کو وزیراعظم بنایا جائے۔ فوج سیاسی تنازعہ میں ملوث نہ ہو۔

○ مشہور جریدہ اکانومسٹ نے لکھا ہے کہ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو کو اقتدار میں اپنی واپسی ممکن نظر آنے لگ گئی ہے گذشتہ دو سال میں اپنے زوال کے بعد اب وہ دوبارہ ایک مسلمہ سیاسی قوت بن گئی ہیں۔ صدر وزیراعظم اور چیف آف آرمی سٹاف کی تکون میں دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ حکمران کمزور نظر آرہے ہیں وزیراعظم کی شخصیت دھندلا گئی ہے۔ اگر وزیراعظم نے بے نظیر بھٹو سے سودے بازی نہ کی تو ملک میں مارشل لاء آجائے گا۔ فوج نے حکومت کے توقع کے برعکس ایم کیو ایم کو دہشت گرد قرار دیتے ہوئے کارروائی شروع کردی۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے منتخب ارکان سے استعفے حاصل کرکے انہیں یرغمال بنالیا گیا ہے۔ پی ڈی اے کے رہنما اس طریقے سے جمہوریت کو ختم کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔

○ وزیراعلیٰ سرحد نے اس پختہ عزم کا اعلان کیا ہے کہ پشاور میں محرم کے فسادات کے ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

○ حیدرآباد میں پھر سے گرفتاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ گرفتار کئے جانے والے ۱۵ افراد میں ایک کونسلر اور اس کا بیٹا بھی شامل ہے۔

○ پشاور میں مسلح دستے گشت کرتے رہے۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

○ امریکہ میں مقیم پاکستانیوں نے اپنے ہی ملک کی سفیر سیدہ عابدہ حسین کے خلاف مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے پاکستانی سفیر کے خلاف نظم پڑھ دی۔

○ سٹیل مل کراچی میں سے بھاری مقدار میں اسلحہ گولہ بارود اور وائرلیس سیٹ برآمد کر لئے گئے۔

○ عراق میں اقوام متحدہ کے اہلکار کو گولی سے اڑا دیا گیا۔

○ یونائیٹڈ بنک کو اس ماہ فروخت کے لئے پیش کر دیا جائیگا۔

○ بھارتی وزیراعظم نرسیمہاراؤ کے خلاف تحریک عدم اعتماد ناکام ہوگئی۔

○ مسافروں سے بھری ایک بس جو کراچی جارہی تھی قاضی احمد کے قریب اوورٹیک کرتے ہوئے سامنے سے آنے والے ایک ٹرک سے ٹکرا گئی جس سے ۱۲ افراد ہلاک اور ۵۶ زخمی ہوگئے۔

○ گذشتہ رات ربوہ شہر میں طوفانی بارش ہوئی سارا شہر جل تھل ہوگیا۔ بازار اور گلیاں ندی نالوں کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ متعدد مکانات کی چار دیواریاں منہدم ہوگئیں۔ کئی درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ بجلی کا نظام درہم برہم ہوگیا اور پورے شہر میں چھ گھنٹے بجلی معطل رہی۔

دانت مت نکلوائیے
دانت نکالنا کوئی علاج نہیں ہے
درد والے دانت کو کامیاب علاج کے بعد بھر دیا جاتا ہے
دانتوں سے خون پیپ کا آنا۔ پانی گرم سرد لگنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ پائیوریا کے تسلی بخش علاج کیلئے تشریف لائیں۔
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
لنڈن اور جرمنی سے مزید تجربہ حاصل کرنیکے بعد
خاندانی معالج
امراض دندان
پرانے تجربہ کار
ڈاکٹر بشیر احمد دندان ساز
چنیوٹ میں ربوہ والے
پرانا اڈہ لاریاں۔ نزد صدر چونگی چنیوٹ
فون کلینک : ۹۴۵۰
کوڈ چنیوٹ : ۴۶۶
قدرتی دانتوں کی مانند
خوبصورت اور مضبوط مصنوعی دانت
دانت بغیر تار بغیر تالو۔ فل سیٹ لگوانے کیلئے ہمارے جدید تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔ جن سے آپ تمام اشیاء باآسانی چبا سکتے ہیں

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدرٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیورسٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون : ۶۰۶، ۷۷۱

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

مد قدیمی مد اوّلین مد شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
برانچیں
کراچی : فون : ۴۱۳۲۵۱
لاہور : 1-D-۳ گلشن راوی
ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یارخان : فون : ۴۷۹۹
ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر : ۵۵۸

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت۔۔۔۔
بہتر تشخیص ۔۔۔ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۴۱۳۴

سلور لنک کمپوزنگ کی نئی پیشکش
سلور لنک پریس
ہر قسم کی اردو و انگلش کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ کتب۔ رسالہ جات۔ میگزین کی اعلیٰ پرنٹنگ کے لئے امپورٹیڈ مشینری کا اجراء۔
سلور لنک پریس ۲۱- دل محمد روڈ۔ لاہور
ہیڈ آفس : احسان منزل ۲ رائل پارک۔ لاہور
پروپرائٹر : وسیم احمد انور شیخ ـــــ فون : ۳۶۹۸۸۷